www.KitaboSunnat.com

التفسیر والتعبیر

عزیز زبیدی واربرٹن

سُورۂ بقرہ

(قسط ۱۴)

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے آگے جھکو تو شیطان کے سوا سب

لہ اُسْجُدُوْا: (سجدہ کرو، جھک جاؤ، اطاعت کرو) یہاں سجدہ سے کیا مراد ہے؟ زمین پر پیشانی رکھنا یا نیازمندانہ سر جھکانا اور سلام کرنا؟ بہت سے حضرات کا خیال ہے کہ یہاں دوسرے معنی مراد ہیں کیونکہ پہلا سجدہ غیر اللہ کے لیے حرام اور کفر ہے۔

جمہور کے نزدیک اس سے مراد پہلے معنی ہیں، لیکن اس کی نوعیت میں اختلاف کیا ہے۔ ایک جماعت کا کہنا ہے کہ یہ سجدہ خدا کو تھا، آدم علیہ السلام کی حیثیت صرف قبلہ کی تھی لیکن اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ کے الفاظ سے اس کی تائید نہیں ہوتی، دوسرے ائمہ کا ارشاد ہے کہ یہ سجدہ تعظیمی تھا جو بعد میں منسوخ ہوگیا۔ آیات کریمہ کے سیاق اور احادیث پاک سے اسی مسلک کی تائید ہوتی ہے۔

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ (۱۵: ۲۹)

جب میں اسے درست کروں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو اس کے لیے سجدہ میں گر پڑنا۔

مسند احمد اور مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے، جب انسان (آیت) سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان ایک طرف ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے کہ ہائے افسوس! ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا تو اس نے سجدہ کیا،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَّآ إِبْلِيسَ ۖ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ○

کے سب) جھک پڑے سے اس نے نہ مانا اور شیخی میں آگیا اور (وہ دراصل) نافرمانوں میں سے تھا۔

اسے جنت مل گئی، مجھے اس کا حکم ہوا تو میں نے نافرمانی کی جس کے نتیجے میں مجھے دوزخ ملا۔

اذا قرأ ابن آدم السجدة فسجد اعتزل الشيطان يبكي يقول يا ويله امر ابن آدم بالسجود فسجد فله الجنة وامرت بالسجود فعصيت فلى النار (رواہ احمد ومسلم عن ابی ہریرۃ رض)

اس سے معلوم ہوا کہ ملائکہ کو اسی سجدہ کا کہا گیا تھا جس کا اب انسان سے کہا گیا ہے مگر اس فرق کے ساتھ کہ خدا کو جو سجدہ ہوتا ہے، وہ سجدہ عبادت کہلاتا ہے اور جو فرشتوں سے کہا گیا، وہ سجدہ تعظیمی تھا۔ باقی رہی غیر خدا کو سجدہ کی سنگینی کی بات؟ سو یہ صرف اس لیے تھی کہ خدا کو پسند نہیں تھا، اگر وہ خود کہہ دے کہ یوں کرو تو پھر اس سنگینی کا اور کوئی محرک باقی نہیں رہتا، جو تھا اسے فی الحال ملتوی کر دیا گیا تھا کیونکہ غیر کو سجدہ نہ کرنے کا حکم بھی اسی کا تھا، اب کرنے کو کہا ہے تو وہ بھی اسی کا حکم ہے جیسے کسی کو قتل کرنا سنگین جرم ہے مگر جہاد کے میدان میں ایک نہیں ہزاروں کو موت کے گھاٹ اتار دینا عظیم عبادت بن جاتا ہے۔

اس کے علاوہ آدم اور فرشتوں کا یہ واقعہ، عالم ارواح کی بات ہے اور فرشتوں کا سجدہ بھی ان کے اپنے شایان شان بات تھی۔ جس کی ہو بہو تصویر پیش کرنا ہمارے لیے مشکل ہے۔ ہاں جو متجددین "سجدہ" کے تصور سے بدک رہے ہیں وہ صرف غیر اللہ کے سلسلے میں نہیں بدک رہے بلکہ اللہ کے سلسلے میں بھی اس سے شرماتے ہیں، اور وہ بھی صرف ذہنی عیاشی کی حد تک ایسا کہتے اور سوچتے ہیں، ورنہ نفس و طاغوت کے حضور جس ذلیل انداز میں وہ سجدہ ریز ہیں، اس کا کچھ نہ پوچھیے

سے اِلَّا (مگر، سوا) یہ استثناء منقطع ہے، کیونکہ ابلیس جن ہے فرشتہ نہیں ہے۔

سے ابلیس (شیطان) ابلیس (افعیل) ابلاس سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں ایک ایسا حزن ملال جو خیر اور عنایاتِ ربی سے بالکلیہ مایوس اور ناامیدی کا نتیجہ ہو۔ یہ شیطان کا اسم علم ہے۔

الابلاس الحزن المعترض من شدة اياس، منه اشتق ابليس (مفردات)

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

ان ملائکہ کے مدمقابل ایک اور گروہ ہے جن کے کام میں ہلکا پن، طیش اور خیر کے منافی افکار ہوتے ہیں اور وہ متعفن (گلے سڑے) اور تاریک بخارات (خبیث عناصر، تفہیمات ص ۲۳۹) سے پیدا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں، ان کو شیاطین کہتے ہیں، جن کا کام ملائکہ کی مساعی (جمیلہ) کے خلاف کوششیں جاری رکھنا ہوتا ہے۔

وبازاء اولئك آخرون اوتوخفة وطيش وافكار متضادة للخير اوجب حد و ثهم تعفن بخارات ظلمانیه هم الشیطین لا یزالون یسعون فی اضداد ما سعت الملائکة فیه (حجة الله البالغة باب ذکر الملأ الاعلیٰ ص ۱ ج ۱)

شیطان کے مختلف نام۔ ابلیس کے سوا اس کے باقی سب نام وصفی ہیں، مثلاً

شیطان۔ اس کے معنی ہیں (۱) ہلاک ہوا، اس کا خون رائیگاں گیا، جلد باز، جل گیا، بھڑک اٹھا (شاط یشیط)

ب۔ دور ہوا، دور نکل گیا، اصل مطلوب سے ہٹا کر دوسری راہ پر ڈال دینے والا، سرکش متمرد (شطن)

وسواس۔ اس کے معنی ہیں وسوسہ انداز، چونکہ اس باب میں وہ یکتا ہے، اس لیے اس کا نام وسواس بھی ہے۔

خنّاس۔ وہ وسوسہ انداز جو پیچھے ہٹ ہٹ کر وسوسہ اندازی جاری رکھتا ہے یا ذکر الٰہی سن کر ہٹ جاتا ہے اسے خناس کہتے ہیں۔

طاغوت۔ ویسے تو ہر اس شے کا نام ہے جو خدا سے سرگرداں کر دے لیکن شیطان کو بھی طاغوت کہتے ہیں کیونکہ سرکشی اس کے خمیر میں داخل ہے۔ اور دوسرے کو سرکش بنانا اس کا دلچسپ شغلہ ہے۔
ہم سب سے پہلے شیطان کا وہ تعارف پیش کریں گے جو قرآن حکیم نے بیان کیا ہے، اس کے بعد ان کے ان خدوخال کا خاکہ آپ کے سامنے پیش کریں گے جو رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے۔ سب سے آخر میں وہ اقوال پیش کیے جائیں گے جو بزرگانِ دین اور اماموں سے منقول ہیں۔

ابلیس کا قرآنی تعارف

شیطان جن تھا۔ شیطان فرشتہ نہیں تھا، جن تھا،

كَانَ مِنَ الْجِنِّ (پ ۱۵۔ کہف ع ۷)

آگ سے پیدائش۔ خالص آگ سے اس کی تخلیق ہوئی۔

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ (پ ۲۷۔ الرحمٰن ع ۱)

آگ کے گرم بخارات سے:

مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ (پ ۱۴۔ الحجر ع ۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق سے فرار کے لیے فلسفہ۔ غلام کا کام آقا کی غلامی ہوتی ہے، خانہ ساز فلسفہ چھانٹنا اور تولنا نہیں ہوتا۔

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (پ۲۷-الذاریات ع۳)

خدا کا حکم ہوا آدم کو سجدہ کیجیے! خوئے بد را بہانہ بسیار! بولا:

جناب! کچھ تو سوچیے! وہ مٹی سے بنا اور میں سرتاپا روشن آگ سے، ایک بہتر شے ادنیٰ کے سامنے جھکے، قدر شناسی نہیں:

قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ (پ۸-اعراف ع۲)

ءَأَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا (پ۱۵- بنی اسرائیل ع۷)

(اے خدا! کچھ تو سوچیے) کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا۔

رب کے حکم سے تجاوز کر گیا۔

فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ (پ۱۵-الکہف ع۷)

تجاوز کر گیا کہا، پیچھے رہ گیا نہیں کہا، کیونکہ وہ رب کو سمجھانے لگا تھا جیسے خدا وہ راز نہیں سمجھ سکا اور یہ لعین سمجھ گیا ہے۔ دورِ حاضر میں سب سے خطرناک فتنہ رب کو بھی لقمے دینے کی ریت اور حق سے فرار کرنے کے لیے فلسفہ بازی ہے۔

تکبر اور تحقیر آمیز ابا۔ عدو اللہ سے یہ تجاوز کسی دلیل کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ اپنی برتری کے خبط کا نتیجہ تھا۔ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ (پ۱-بقرہ ع۴) اباء اس تحقیر آمیز انکار کو کہتے ہیں جو کسی شے کو اپنے مقابلے میں ردی سمجھنے اور اس سے نفرت کرنے کے جذبہ نفرت پر مبنی ہو۔

الاباء: هو الامتناع عن الشيء والكراهية له لبغضه وعدم ملائمته (تاج العروس)

گویا اس نے حضرت آدم کو حقیر جانا، اس سے نفرت کی اور بڑی تندی کے ساتھ اس کی تعظیم کرنے سے انکار کر دیا۔

یہاں سے نکل جاؤ۔ حکم ہوا: اے گستاخ یہاں سے نکل جاؤ!

فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ (پ۲۳- ص ع۵)

تم پر قیامت تک میری لعنت: وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ (ایضاً)

حق کو دبانے کے لیے سازشیں۔ بسا اوقات ذہنی تحریک اور انگیخت کی بنا پر ایسی گستاخی کا صدور ممکن ہوتا ہے لیکن وضوحِ غلطی کے بعد حق کی راہ ملنے کے لیے اور تن جانا، سب سے بڑی محرومی ہوتی ہے، یہی حال شیطان کا ہے کہ: دھتکارے جانے کے بعد اس نے پہلے رب سے مہلت مانگی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ (پ۱۴۔ الحجر ع۳)

اے میرے رب! قیامت تک کے لیے مجھے مہلت دیجیے۔

اللہ نے فرمایا: جاؤ تمہاری درخواست منظور!

قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ (پ۲۳۔ ص ع۵)

مہلت ملنے پر میدان میں اتر آیا اور جس عظیم ہستی کی وجہ سے اس کی تنزلی ہوئی، اس کو بام اوج سے پٹخ کر نیچے دے مارنے کا اعلان کر دیا: اور کہا:

(حضور!) تیرے جلال کی قسم! ان سب کا بیڑہ غرق (گمراہ) کرکے دم نہ لوں تو داغ نام نہیں!۔

فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ (پ۲۳۔ ص ع۵)

"فَبِعِزَّتِكَ" کے جملہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ: شیطان، رب اور اس کے جلال کا منکر نہیں تھا بلکہ اس کا احترام بھی اس کے دل میں تھا مگر بزعم خویش اپنے حقوق کے لیے خدا سے اُلجھنے یا اس کو سمجھانے کو برا نہیں سمجھتا تھا اور نہ یہ بات اس کو احترام اور ادب کے منافی نظر آتی تھی۔ جو لوگ خدا کو مان کر اس کے احکام سے راہِ فرار اختیار کرتے ہیں، وہ بھی دراصل اسی شیطانی راہ پر پڑ جاتے ہیں۔ آج کل کاروباری اور جاہ پرست سیاست باز لوگ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہیں۔

أَرَأَيْتَكَ هَٰذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا (پ۱۵۔ بنی اسرائیل ع۷)

(حقارت آمیز اشارہ کرکے خدا سے) کہا کہ بھلا دیکھیے تو، یہی وہ شخص ہے جس کو تو نے مجھ پر چڑھایا ہے؟ اگر تو نے قیامت تک مہلت دی تو اس کا صفایا کر دوں گا (جیسے کھیت کا ٹڈی کرتی ہے) ہاں تھوڑے سے رہ جائیں گے۔

وہ کیسے؟ شیطان، شیطان ہو کر صاف گو تنا ہے کہ اس نے اپنے "رقیب (آدمؑ)" کو مات دینے کے لیے جو جو ہتھکنڈے استعمال کرنا تھے، اس کے تفصیلی خاکہ کا بھی اسی دن اعلان کر دیا چنانچہ کہا:

الٰہی جو راہ تیری طرف جاتی ہے، اس پر بیٹھ رہوں گا، پھر ان میں سے ہر آنے جانے والے کا تعاقب کروں گا اور چاروں طرف سے گھیر کر اسے برباد کر دوں گا۔

فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ (پ۸۔ الاعراف ع۲)

بولا: کہ جیسی آپ نے میری راہ ماری ہے میں تیری "راہِ مستقیم" پر ان کی گھات میں لگا رہوں گا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ان کو ان کے سامنے سے آؤں گا اور (کبھی) انکے پیچھے سے (آؤں گا) اور (کبھی) ان کے داہنے سے اور (کبھی) ان کے بائیں سے (ان کو آگھیروں گا)

میں ان کو ہر برائی حسین، ہر زہر آبحیات، ہر حماقت، عقل و دانش، ہر ذلالت عزت اور ہر شقاوت، سعادت بنا کر دکھاؤں گا۔

لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ (پ ۱۴ الحجر ع ۳)

ہاں تیرے خاص بندوں پہ میرا کچھ بس نہیں چلے گا۔

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ (ایضاً)

معلوم ہوا کہ اگر "عبدیت" میں رمق اور صبغۃ اللہ میں جان ہو، تو شیطان بھی ہو تو بھی اس کے اعتراف کے بغیر اسے چارہ نہیں ہوتا۔ شیطان نے خدا کی ہستی کا انکار نہیں کیا بلکہ "بلا چون وچرا" اس کے احکام کی تعمیل میں اس کو تامل تھا۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس کو "ضد" ایمان سے پیاری تھی تو بے جا بات نہ ہوگی۔

پھر وہ یوں للکارا:۔

وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝ وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ (پ ۵۔ النساء ع)

اور وہ (شیطان) کہہ چکا ہے کہ میں آپ کے بندوں سے ایک مقرر حصہ لے کر رہوں گا، میں ان کو بہکاؤں گا اور انھیں آرزوؤں میں چکر رکھوں گا اور ان کو سکھاؤں گا کہ وہ جانوروں کے کان چیریں اور ان کو سکھاؤں گا کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتیں بدلیں۔

مقرر حصہ سے مراد ہے کہ، وہ جو بھی کام کریں اس میں شیطنت کی آمیزش ضرور ہو، اب یہ آپ دیکھ لیں کہ ہمارا کون سا کام بیداغ رہ گیا ہے۔ بہکانا اور گمراہ کرنا یہ ہے کہ، ان کی زندگی کا پہیہ پٹڑی سے اتار دوں گا یا غلط سمت پر ڈال دوں گا کہ وہ عمر بھر سفر جاری بھی رکھیں تو منزل کا سراغ نہ پاسکیں۔ باقی رہیں آرزوئیں؟ سو وہ دماغی عیاشی سے فرصت پائے گا نہ کوئی ٹھوس کام کر پائے گا۔

جانوروں کے کان چیرنے کے معنی، اوہام پرستی کی بیماری میں مبتلا کرنا ہے اور تغییر خلق اللہ سے مراد تکوینی اور تشریعی پہلو میں تغییر برپا کرنا ہے، جیسی شکل و صورت بنا کر رہنے کا حکم ہے اس میں اپنی مرضی سے رد و بدل کرنا اور اسلامی نظام زندگی میں "خانہ زاد ٹانکے" لگانا شریعت میں ترمیمیں اختیار کرنا، یہ سب امور تغییر خلق اللہ کے تحت آتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے پاس گنتی کے رہ جائیں گے۔ اس کے بعد اعلان کیا کہ الٰہی: بہت کم بندے اب آپ کے لیے رہ جائیں گے۔

وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ (۸۔ الاعراف ع)

یونہی تو یونہی سہی۔ اللہ نے فرمایا: یونہی تو یونہی سہی، جو مجھے چھوڑ کر تمہارا ساتھ سنبھال لیں گے آپ کے ساتھ ہی جائیں گے۔

قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا (بنی اسرائیل ع۔ پ)

جا دفع ہو! جو بھی تیرے پیچھے ہو لے گا، تیرے ہی ساتھ جہنم رسید ہوگا۔

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ (پ۔ اعراف ع)

جا اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا اور اپنے سارے لاؤ لشکر کے ساتھ ان کو شکار کرنے کی کوشش کر، ان کی جانوں، مالوں اور آل اولاد میں اپنے سارے جراثیم پیوست کر ڈال! اور جتنے جھوٹے وعدے اور سبز باغ دکھا سکتے ہو ان کو جا کر دکھا۔

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا (پ۔ بنی اسرائیل ع)

اور (جا!) ان میں سے جس کو بہکا سکے اپنی آواز (دعوت) سے بہکاتا رہ اور ان پر اپنے سوار اور پیادے سارے چڑھا لا، اور ان سے ان کے مال اور اولاد میں ساجھا کیے اور ان کو سبز باغ دکھا (حقیقت یہ ہے کہ) شیطان کے وعدے دھوکے کے سوا اور کچھ نہیں ہوتے۔

لیکن یہ یاد رہے، جو تیرے ہیں، مجھے ان کی ضرورت نہیں، وہ سب تم لے جاؤ، لیکن جو میرے ہیں وہ تیرے جال میں قطعاً نہیں آئیں گے۔

اِنَّ عِبَادِىْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ (پ۔ الحجر ع)

اے آدم ہوشیار، ہوشیار۔ شیطان کے ان مکروہ ہتھکنڈوں اور منصوبوں سے آدم کو اللہ تعالیٰ نے مطلع فرما دیا کہ: ہشیار ہو جاؤ!

فَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى (پ۔ طٰہٰ ع)

تو ہم نے (آدم سے) کہا کہ اے آدم یہ (ابلیس) آپ کا اور آپ کی بیوی کا دشمن ہے تو ایسا نہ ہو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ تم دونوں کو بہشت سے نکلوا باہر کرے اور تمہاری شامت آجائے۔

پھر اپنے اپنے وقت پر سب لوگوں سے بھی فرمایا کہ یہ تمہارا دشمن ہے۔

اے ابن آدم ہوشیار۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (پ بقرہ ع)

لوگو! اسلام میں پورے پورے آجاؤ اور شیطان کے نقوشِ پا کا اتباع نہ کرو، وہ تمہارا ظاہر ظہور دشمن ہے۔

اسلام میں پورے پورے آجاؤ: اس لیے کہا کہ اگر کوئی شخص پورا پورا "بولہب اور بوجہل" نہیں بن جاتا تو شیطان اتنے پر بھی راضی ہو جاتا ہے کہ رحمٰن کے ساتھ شیطان کی بھی کچھ بات مان لی جائے کیونکہ جو شخص ایک قدم میخانہ میں رکھ لیتا ہے، اس میں پورے پورے داخل ہو جانے کا امکان بھی قوی ہو جاتا ہے۔

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ج اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (پ۲۳۔ یٰس ع)

اے اولادِ آدم! شیطان کی غلامی اختیار نہ کرنا، وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

اب شیطان آتا ہے۔ اس اعلانِ جنگ کے بعد شیطان اپنے منصوبے کی تکمیل کے لیے میدان میں اترتا ہے اور سب سے پہلے مسجودِ ملائکہ (حضرت آدم علیہ السلام) کو ہدف بناتا ہے مگر نہایت معصومانہ طریقے کے ساتھ، قلب و نگاہ کے خفیہ گوشوں میں اترتا ہے اور ان کے جذبات میں ایک تحریک پیدا کرتا ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وسوسے کا تیر پھینکتا ہے۔

فَوَسْوَسَ اِلَیْہِ الشَّیْطٰنُ (پ۔ طٰہٰ ع) اور ساتھ حضرت حوّا کو بھی اس وسوسہ میں شریک کر لیتا ہے؛ فَوَسْوَسَ لَھُمَا الشَّیْطٰنُ (پ۔ اعراف ع) مگر بقائے دوام، بادشاہت اور قربِ الٰہی کے نام پر طرح ڈالتا ہے۔

یٰٓاٰدَمُ ھَلْ اَدُلُّکَ عَلٰی شَجَرَۃِ الْخُلْدِ وَمُلْکٍ لَّا یَبْلٰی (پ۔ طٰہٰ ع)

اے آدم! کہو تو میں آپ کو ہمیشگی کا درخت بتادوں (کہ جس کو کھا کر سدا جیتے رہو) اور ایسی سلطنت جو کبھی کہنہ نہ ہو۔

یہاں پر اسی درخت کی طرف لے جایا جا رہا ہے، جس سے اس کو روکا گیا تھا تاکہ اس کو اس جنت سے نکال باہر کیا جائے۔ اب سوال پیدا ہوتا تھا کہ اس درخت سے تو خدا نے منع کیا ہے، وہ میری بقائے دوام اور لازوال بادشاہت کا سبب کیسے بن سکتا ہے؟ اس خلش کو دور کرنے کے لیے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے یہ حیلہ کیا، قسمیں کھائیں اور کہا کہ: اصل بات یہ ہے: اس درخت کے کھانے سے انسان فرشتہ بن جاتا ہے یا بقائے دوام حاصل کر لیتا ہے۔ اس لیے اللہ نے آپ سے یہ راز چھپایا ہے اور کہا: یقین کیجیے: میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں۔

قَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّىْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ (پ ۸ - الاعراف ع ۲)

یہ سب کچھ فریب اور دھوکے سے کیا: فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ (ایضاً)

احکامِ الٰہی کے سلسلے میں وہ کوتاہی سب سے زیادہ فتنہ ثابت ہوتی ہے، جو کسی خارجی فلسفہ کی پیداوار ہوتی ہے اور شیطان عموماً اسی راہ سے حملہ آور ہوتا ہے، جیسا کہ یہاں ہوا۔

بہرحال حضرت آدم شیطان کے بھرے میں آ گئے اور اس نافرمانی کا قدرتی نتیجہ ظاہر ہو کر رہا یعنی چکھتے ہی ستر کھل گیا اور اب لگے پتوں کو چپکانے۔

فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ (پ ۸ - الاعراف ع ۲)

یہ اصلی بہشت تھی، کیونکہ اس کی یہ خاصیت تھی کہ اس میں بھوک تھی نہ پیاس، نہ عریانی نہ دھوپ۔

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ۝ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى (پ ۱۶ - طٰہٰ ع ۷)

لیکن اگر انسان خود ہی ان خصائص کو چھوڑ دے تو ظاہر ہے، بہشتی خصائص ساتھ چھوڑ دیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

رہ رہ کر انسان کے دل میں یہ خلش پیدا ہوتی ہے کہ: حضرت آدم کی قیام گاہ بہشت، وہ مقام لازوال اور پاک، شیطان کا گزر وہاں کیسے ہوا اور حضرت آدم وہاں سے کیسے نکلے؟ اصل بات یہ ہے کہ: جب بہشت بطور جزا ملے گا، وہاں سے پھر کوئی نہیں نکلے گا، بطور رحمانی یا معائنہ داخلہ ہو تو وہ لازوال نہیں ہوتا، جیسا کہ معراج کی رات حضور بہشت میں تشریف لے گئے اور پھر آ بھی گئے۔ باقی رہا وہاں ابلیس کا گزر کیسے ہوا اور وسوسہ اندازی اس کے لیے کیسے ممکن ہوئی؟ تو عرض ہے کہ اصل واقعہ یہ ہے کہ شیطان خارج سے نہیں آیا تھا، بلکہ پیدائشی طور پر ایک ابلیس اور ایک فرشتہ ہر انسان کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں، اور یہ بالکل اسی طرح جس طرح ایک انسان کے اپنے اعضاء، حضور کا ارشاد ہے:

ما منکم من احد الا وکل بہ قرینہ من الجن وقرینہ من الملٰئکۃ قالوا وایاک یا رسول اللہ قال وایای ولکن اللہ تعالٰی اعاننی علیہ فلا یامرنی الا بالحق (مسلم ج ۲ ص ۳۷۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ اس دارالامتحان کا یہی فطری تقاضا ہے ۔

یہاں سے نکل جاؤ۔ اب حکم ہوتا ہے کہ دونوں یہاں سے تشریف لے جائیں: قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا (پ طٰہٰ ع) چونکہ حظِ نفس کے چسکے بیدار ہو گئے تھے جس کی وجہ سے باہم آویزش کے امکانات بھی ابھر آئے تھے، اس لیے فرمایا، وہاں ایک دوسرے سے تمہاری چپقلش رہے گی۔ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ (ایضاً) اس کے بعد پوری نسل کے لیے زمین کو ہی مسکن بنا دیا، وہاں ہی مرنا، جینا اور مر کر وہاں سے پھر ظاہر ہونا، ان کا مقدر بنا دیا:

قُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ۝ قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ (پ - اعراف ع)

پھر پوری نسلِ انسانی کو اس المیہ سے آگاہ کر کے تنبیہ فرمائی کہ کہیں تم اس کے نرغے میں نہ آجانا۔

يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ (پ - اعراف ع)

میری ہدایت اور رہنمائی جب تمہارے پاس پہنچے تو جس نے اس کا اتباع کیا وہ پھر گم گشتہ جنت پالے گا اور راستہ کہیں بھی نہیں بھٹکے گا۔

فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ (طٰہٰ ع)

مگر اس پہلے مرحلہ کے بعد جوں جوں نسلِ انسانی آگے بڑھی ابلیس بھی اپنی ذریت کے ساتھ اور تیز ہوتا گیا اور اپنے منصوبے کے مطابق ان کو اپنے جال میں لا کر نشکار کرتا رہا، مثلاً

اعمال کی دلفریبی ۔ شیطان کے ہتھکنڈوں میں سے ایک حربہ یہ ہے کہ انسان جو بھی کام کرتا ہے اس کے لیے اس میں دلفریبی پیدا کر دیتا ہے۔ دلفریبی کے رنگ کئی ہوتے ہیں: بدعت کو عبادت بنا کر اس کی نگاہ میں جاذب کر دیتا ہے (۲) لطفِ حاضر کو وعدۂ فردا پر ترجیح دینے کی تحریک پیدا کر دیتا ہے (۳) خوش فہمی میں مبتلا کر کے ٹھنی دیتا ہے۔

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (پ - الانعام ع) وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ (پ - انفال ع) وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ (پ ۱۹ - نحل ع)

تنگدستی کا ڈر۔ انسان کی سب سے بڑی کمزوری روزی کی تنگی کا اندیشہ ہے: اس لیے شیطان یہ حربہ استعمال کرتا ہے کہ (۱) راہِ حق میں خرچ کیا تو تنگ دست ہو جاؤ گے (۲) اگر حق و راستی پر مبنی کاروبار کیا تو دیوالیہ ہو جاؤ گے، اس لیے جائز اور ناجائز کی بکھیڑ میں نہ پڑیں، جس طرح بن پڑے کمائیں!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) حاملین حق عموماً زیر دست ہوتے ہیں، زبردست عموماً وقت کے فرعون اور قارون بھی ہوتے ہیں۔ اس لیے یہ بات اس کو سمجھاتا ہے کہ زیردستوں کے ہمراہ چلو گے تو بھوکے مر جاؤ گے، زبردستوں کا ساتھ دو گے تو وارے نیارے ہوں گے۔

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ (پ۳۔ البقرہ ع۳۷)

پھوٹ ڈالنے کا ایک ساحرانہ انداز۔ شراب کی مستی سینکڑوں برائیوں کی جڑ ہے۔ ان میں سے ایک "جھگڑا" بھی ہے۔ یہی حال جوئے کا ہے۔ اپنے اپنے بتوں کی خوشنودی کے لیے جان ماری بجائے خود دوسرے سے تصادم پر منتج ہوتی ہے، یہی حال عقیدت کے مختلف مراجع اور مراکز کا ہے۔ گو ایک ہی دن کی بات ہو لیکن اس میں اگر مرجع عقیدت مختلف ہوں گے تو یقیناً کلمۂ جامعہ انتشار کی نذر ہو جائے گا، یہی کیفیت، وہم پرستانہ فالوں اور پانسوں کی ہے کہ اندھے کے ہاتھ میں لٹھ تھمانے کے نتائج سر پھٹول ہی ہوگی۔ اس لیے شیطان ان چیزوں کو رواج دیتا رہتا ہے کہ اس کے ساتھ خدا بھی بھول جاتا ہے۔

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ (پ۷۔ مائدہ ع۱۳)

چونکہ شیطان ازلی دشمن ہے، اس لیے وہ تمہیں لڑا کر خوش رہتا ہے۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا (پ۱۵۔ بنی اسراءیل ع۶)

وہ تمہیں الجھانے کے لیے آپ میں اپنے ڈھب کے لوگ لا گھسیڑتا ہے تاکہ وہ تمہیں الجھائے رکھیں اور جھگڑا جاری رکھیں۔

اِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰٓی اَوْلِیٰٓئِهِمْ لِیُجَادِلُوْکُمْ (پ۸۔ الانعام ع۱۴)

معلوم ہوتا ہے کہ ایسی کج بحثی وہ خواہ دین کے نام پر ہو یا سیاست کے نام پر بہر حال وہ خدمت دین نہیں کہلا سکتی۔

طاغوت کے پاس مقدمہ۔ طاغوت ہر اس شے کا نام ہے جس کا خدا کے مقابلے میں انسان دم بھرتا ہے، ان میں سے ایک شیطان بھی ہے کیونکہ انسان اس کے کہنے پر زیادہ چلتا ہے۔ فرمایا کہ کہنے کو تو مسلمان ہیں مگر اپنے فیصلے اور کیس ان کے حوالے کرتے ہیں جو حق کی راہ مارتے ہیں۔

یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْٓا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ ۚ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ۔ (پ ۵ ۔ النساء ع ۹)

سبز باغ دکھاتا ہے۔ شیطان سبز باغ دکھا کر مارتا ہے اور جھوٹی آرزوؤں میں چور رکھ کر الّو بناتا ہے۔

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا (پ ۵ ۔ النساء ع ۱۸)

قابو پاکر خدا سے غافل کرتا ہے۔ جب انسان پر سوار ہو جاتا ہے تو اسے سب سے پہلے خدا سے بے تعلق اور اس کی یاد سے غافل کر دیتا ہے۔

اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنْسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ (پ ۲۸ ۔ المجادلہ ع ۳)

شیطان کا نزول ان پر ہوتا ہے (۱) شیطان کے لیے جن لوگوں میں بڑی کشش ہے اور جو لوگ اس پر جان چھڑکتے ہیں: وہ جھوٹے اور بدکار لوگ ہیں۔

قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ۝ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ (پ ۱۹ ۔ الشعراء ع ۱۱)

ہر یادِ خدا سے غافل ہو جاتے ہیں، شیطان ان کا جانی دوست بن جاتا ہے جو سفر حضر میں ہمراہ رہتا ہے اور ان کو راہِ راست سے روکتا رہتا ہے مگر وہ اس خوش فہمی میں پڑے رہتے ہیں کہ سیدھا راہ پر چل رہے ہیں۔

وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ۝ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ (پ ۲۵ ۔ الزخرف ع ۴)

دنیا میں یوں ساتھ رہا مگر جب قیامت ہوگی تو کہے گا: الٰہی! یہ دور ہوں۔

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَنَا قَالَ يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ (ایضاً)

پر یہ برا ساتھی ہے، جب اسے چمٹا لیا تو پھر اس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے۔

وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا (پ ۵ ۔ النساء ع ۶)

شیطان اور شیطان صفت لوگ مل کر دعوتِ حق کی راہ روکنے کے لیے سازشیں کرتے ہیں خوشنما بول گھڑتے ہیں تاکہ لوگوں کو ان کے ذریعے وہ شکار کر سکیں۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا (پ ۸ ۔ الانعام ع ۱۴)

غور فرمائیے! شیطان کی یہ ساری کارستانیاں کس طرح یہ چاروں طرف چھا رہی ہیں۔ انا للہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء پر نازل کردہ کتب اور صحیفوں میں درایت، نفس و طاغوت کی دلفریب باتیں، اوہام پرستانہ ذہنیت اور بدعت کی یوں آمیزش کرتے ہیں کہ وہ بجائے خود "تعبیرِ وحی" بن جاتی ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ ایک کے بعد دوسرے رسول کو بھیجتا رہا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ (پ۱۷۔ الحج ع۷)

یا یہ کہ داعیٔ حق پر بعض ایسی آیات نازل ہوتی ہیں جن کو لے کر شیطان یا شیطان صفت لوگ لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان متشابہات کے مقابلے میں دوسری محکم آیات نازل فرما دیتا ہے جس کے بعد شیطانی شکوک و شبہات کا طلسم ٹوٹ جاتا ہے۔

قیامت میں یہ آنکھیں بھی نہیں ملائے گا۔ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ (پ۱۳۔ ابراھیم ع۴)

بے شک خدا نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا (سو اس نے پورا کیا) اور وعدہ تم سے میں نے کیا تھا مگر میں نے تمہارے ساتھ وعدہ خلافی کی اور تم پر میری کچھ زبردستی تو تھی نہیں۔ بات تو اتنی تھی کہ میں نے تم کو (اپنی طرف) بلایا، دعوت دی، تم نے میرا کہا مان لیا تو اب مجھے الزام نہ دو، اپنے کو کوسو! (اب) نہ تو میں تمہاری فریادرسی کر سکتا ہوں اور نہ تم۔

بلکہ انسان کو گمراہ کر کے اور مصیبت میں ڈال کر قیامت میں یہ مکار یہ جواب بھی ان کو دیگا کہ مجھے تو اللہ سے ڈر لگتا ہے، میں تو تم سے الگ ہوتا ہوں۔

اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ (پ۲۸۔ الحشر ع۲)

بے محل اور بے تحاشا خرچ ۔ مال و دولت اللہ کی نعمتیں ہیں، ان کے ذرے ذرے کا حساب ہوگا مگر شیطان کی کوشش ہوتی ہے کہ لوگ زیادہ اور بے محل لٹائیں تاکہ حساب کتاب سے بوجھل ہو جائیں اور قیامت میں اس کے بوجھ سے ان کا بیڑا غرق ہو۔ اس لیے فرمایا یہ شیطان کے بھائی ہیں۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ (پ۱۵۔ بنی اسرائیل ع۳)

اہل حق کے خلاف خفیہ میٹنگیں ۔ ذریت ابلیس یعنی وہ لوگ جو شیطان کے بندے ہیں، اہل حق کو ہراساں کرنے، ان کی تحریک کو نقصان پہنچانے کے لیے خفیہ میٹنگیں اور سازشیں کرتے ہیں مگر ہوتا وہی ہے جو رب کو منظور ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ (پ۲۸ المجادلہ ع۲)

قرآنی علاج ۔ شیطان کا جب حملہ ہو تو فرمایا: پہلے وہ مجلس اور جگہ چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوں۔

وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (پ۷۔ الانعام ع۸)

دوسرا یہ کہ: اعوذ پڑھیے! إِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ (پ۲۴۔ حم السجدہ ع۵)

تیسرا یہ کہ، فوراً سنبھل جائیں۔ غلطی ہوئی ادھر آنکھیں کھل گئیں۔

إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ (پ۹۔ اعراف ع۲۴)

اگر سنبھلنے اور استغفار کے بجائے بے حس رہے تو پھر وہ معصیت طبیعت ثانیہ بن جائے گی جس کے نتائج خطرناک ہو سکتے ہیں۔

وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ (ایضا)

احادیث میں شیطان کا تعارف ۔ قرآن آیات میں شیطان کا جو تعارف تھا آپ نے پڑھ لیا۔ اب چند سطریں حدیث کی بھی ملاحظہ فرمالیں۔

اللہ کے رسول سے بھی باز نہیں آتا ۔ حضرت ابو الدرداء فرماتے ہیں کہ حضور نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو اَعُوْذُ بِاللهِ مِنْكَ (میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں) کہا۔ پھر کہا العنك بلعنة الله (میں تم پر خدا کی لعنت بھیجتا ہوں) کہا اور تین دفعہ ہاتھ آگے بڑھایا، پھر ہم نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ: اللہ کا دشمن آگ کا انگارہ میرے منہ میں چھوڑنا چاہتا تھا، تو تین دفعہ میں نے خدا کی پناہ مانگی، اور تین بار اس پر لعنت کی مگر وہ پیچھے نہ ہٹا، پھر میں نے اسے پکڑنا چاہا مگر حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آگئی۔ وانہ: لاصبح موثقا فلعب به ولدان اهل المدينة ورنہ میں باندھ دیتا اور مدینے کے لونڈے اس سے کھیلتے۔ (مسلم)

سب کے ساتھ لگا ہوا ہے ۔ حضور فرماتے ہیں کہ: شیطان سب کے ساتھ لگا ہوا ہے، عرض کی حضور! آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا: ہاں! پر اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے رام کر دیا ہے۔ اب: فلا یامرنی الا بحق (اوقال الا بخیر) مجھے حق کے سوا کچھ نہیں تلقین کرتا۔ (مسلم)

نومولود بچے کو کچوکے ۔ حضور فرماتے ہیں جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان بچے کے سرین پہ چٹکی لیتا ہے، جس کی وجہ سے بچہ چلاتا ہے۔ الا ابن مریم وامہ لیکن حضرت عیسٰی اور آپ کی والدہ حضرت مریم اس سے مستثنیٰ ہیں (مسلم)

نماز میں چھیڑتا ہے ۔ نمازی کو نماز میں چھیڑتا ہے۔ ایک صحابی نے حضور سے اس کی شکایت کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو آپ نے فرمایا: اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ اس شیطان کا نام خزب ہے۔

شیطان کی تھپکی۔ جب انسان سو جاتا ہے تو اس کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے، پھر ہر گرہ پر تھپکی دیتا ہے کہ ابھی رات لمبی ہے۔ سو جا! اگر وہ جاگ کر رب کو یاد کرتا ہے تو وہ کھل جاتی ہے، پھر اٹھ کر جب وہ وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے، جب نماز پڑھنے لگتا ہے تو تیسری بھی کھل جاتی ہے۔ پھر ہلکا پھلکا اور مسرور ہو کر صبح کرتا ہے ورنہ سست اور خبیث النفس حالت میں صبح کرتا ہے (مسلم)

شیطان رات کو پھیل جاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں، رات ہوتے ہی شیطان پھیل جاتے ہیں، جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو بسم اللہ پڑھ کر دروازے بند کر دیا کرو، شیطان داخل نہیں ہوگا، نہ دروازہ کھولے گا، اپنی مشک کا منہ باندھ دیا کرو، برتن ڈھک دیا کرو اور: اطفئوا مصابیحکم (مسلم) چراغ بجھا دیا کرو۔

نماز میں جماہی۔ نماز میں جماہی آئے تو فرمایا: فلیکظم ما استطاع جہاں تک ممکن ہو اسے روکے، کیونکہ شیطان منہ میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔

نماز میں برے خیالات لاتا ہے، حضور کیا کروں، فرمایا: نماز پوری کیجیے: یہ تو تا آخر اسی طرح کرتا جائے گا (موطا مالک)

ولہان نامی شیطان۔ ولہان نامی ایک شیطان ہے جو وضو کے سلسلے میں وسوسے پیدا کرتا رہتا ہے۔ اس سے بچیے!

یقال له الولهان فاتقوا وسواس الماء (ترمذی)۔ یہ اس لیے فرمایا کہ اگر کوئی وضو کے سلسلے میں مطمئن نہ رہا تو نماز میں یکسوئی کہاں نصیب ہوگی؟

خدا کو کس نے بنایا۔ حضور فرماتے ہیں کہ شیطان آتا ہے جس کی وجہ سے انسان سوچنے لگتا ہے کہ فلاں شے کو کس نے بنایا؟ اور فلاں کو کس نے بنایا ہے اور فلاں کو کس نے بنایا؟ یہاں تک کہ وہ کہنے لگتا ہے کہ خدا کو کس نے بنایا ہوگا؟ فرمایا: فلیستعذ باللہ ولینتہ (بخاری مسلم) اللہ کی پناہ مانگیے اور سوچنا چھوڑ دیجیے۔

پہلا سوچنا تو عبادت تھا، اب کفر! اس لیے فرمایا کہ اب رک جائیں۔

فرمایا جب ایسا خیال آئے تو سورہ اخلاص پڑھ کر داہنی جانب تف کرے (ابوداود)

رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ فرمایا شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یجری من الانسان مجری الدم (بخاری مسلم)

شیطان کا سب سے بڑا مقرب۔ شیطان اپنا تخت پانی پر بچھا کر اپنا لاؤ لشکر ادھر ادھر پھیلا دیتا ہے ان میں سے جو سب سے بڑا فتنہ گر ہوتا ہے وہ سب سے زیادہ اس کا مقرب ہوتا ہے۔ اسلیے سب کی رپورٹ لیتا ہے، سب سے کہتا ہے، تم نے کچھ نہیں کیا، یہاں تک کہ ایک شیطان آکر کہتا ہے کہ میں نے میاں بیوی میں تفریق کر دی ہے تو اسے سینے سے لگا لیتا ہے اور کہتا ہے کرنے کا کام تو نے کیا ہے (مسلم)

ناچاقی و جدال۔ فرمایا: شیطان اس بات سے تو مایوس ہو گیا ہے کہ اب کوئی نمازی اس کی پوجا کرے۔ لیکن باہمی جنگ و جدال سے مایوس نہیں ہے۔ (مسلم)

شیطان کا تصرف۔ فرمایا شیطان اور فرشتہ دونوں تصرف کرتے اور دخل دیتے ہیں۔ ..... شیطان شر کی دھمکی دیتا ہے اور حق کو جھٹلانے کو کہتا ہے (ترمذی)

جب عورت گھر سے نکلتی ہے۔ فرمایا جب عورت گھر سی نکلتی ہے تو (استشرفها الشیطان) شیطان اس کے پیچھے ہو لیتا ہے۔

جلد بازی۔ فرمایا: جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے: والعجلة من الشیطان۔

شیطان کی نشست۔ فرمایا: آدھا دھوپ میں اور آدھا سایہ میں بیٹھنا، شیطان کی نشست ہے (حدیث)

ایک پاؤں میں جوتا۔ ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے۔ کیونکہ ایسا کام شیطان کا ہے۔

بائیں ہاتھ سے کھانا۔ فرمایا: شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے، اس لیے ایسا کوئی صاحب نہ کرے۔ ورنہ شیطان شریک ہو جاتا ہے۔ کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنی چاہیے، ورنہ شیطان اسے اپنے لیے حلال تصور کرتا ہے۔

بسم اللہ۔ کھانا کھاتے وقت بسم اللہ بھول جائے تو بسم اللہ اولہ وآخرہ کہے، فرمایا پھر شیطان کھایا پیا قے کر دیتا ہے۔

گدھے کی آواز۔ جب گدھے کی آواز سنو تو اعوذ پڑھو، کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر چیختا ہے

منتر نشتر۔ فرمایا یہ: من عمل الشیطان (ابوداؤد) یہ ایک شیطانی کام ہے (اکثر روایات مشکوٰۃ سے ماخوذ ہیں)

شیطان کی شرارت۔ حضرت ابن مسعود نے اپنی بیوی کے گلے میں دھاگا دیکھا تو توڑ ڈالا، بیوی نے کہا کہ اگر یہ غلط ہے تو پھر اس سے آرام کیوں آجاتا ہے۔ فرمایا یہ شیطان کی کارستانی ہے۔

انما ذلك عمل الشیطان کان ینخسها بیده فاذا رقی کف عنها (ابوداؤد)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ شیطان کی حرکت تھی وہ ہاتھ سے آنکھوں کو کریدا کرتا تھا جب وہ منتر جنتر پڑھتا تو شیطان کریدنا روک دیتا تھا جس سے تم سمجھے کہ یہ منتر کا اثر ہے)

معلوم ہوا کہ اوہام اور بدعت کے باوجود لوگوں کی جو مرادیں پوری ہو جاتی ہیں، اس لیے نہیں ہوتیں کہ وہ سارے ٹوٹکے برحق ہوتے ہیں بلکہ ان میں شیطان ان سے تعاون کرتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے۔

اوقاتِ شیطان۔ آپ نے دوپہر کے وقت سورج ڈوبتے یا نکلتے وقت میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ یہ شیطان کے اوقات ہیں۔ (مسلم وغیرہ)

سورۂ بقرہ۔ فرمایا گھروں کو قبرستان نہ بنا ڈالو، جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت ہوتی ہے۔ شیطان اس میں داخل نہیں ہوتا۔

رمضان میں جکڑ دیے جاتے ہیں۔ جب ماہِ رمضان آتا ہے تو صفدت الشیاطین (موطا مالک) شیطان باندھ دیے جاتے ہیں۔ نبی کی صورت نہیں بن سکتا۔ شیطان میں ہر رنگ بدلنے کی استطاعت ہے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کے مشابہ شکل نہیں بنا سکتا: لاینبغی للشیطان ان یتشبہ بی (او کما قال)

بزرگوں کے ارشادات

امام ثوریؒ۔ حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں، شیطان کو سب سے زیادہ بدعت پسند ہے، کیونکہ لوگ گناہ سے توبہ تو کر لیتے ہیں مگر بدعت سے نہیں۔ (کیونکہ یہ تو ان کی عبادت ہوتی ہے)

البدعۃ احب الی ابلیس من المعصیۃ لان المعصیۃ یتاب منھا والبدعۃ لا یتاب منھا۔

خلاصہ۔ حضرت آدم علیہ السلام اپنے خصائص انسانیت اور علمی شرف و مزیت کی بنا پر جب ملائکہ پر آشکارا ہو گئے تو فرشتوں نے حق تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کے حضور سجدہ ریز ہونے میں کوئی تامل نہ کیا اور سجدہ میں گر گئے، ہاں ابلیس نے از راہ رقابت حسد اور تکبر انتہائی حقارت کے ساتھ خدا کے حکم کی تعمیل سے گریز کیا اور کھوٹے بدر را بہانہ بسیار کے مطابق "چونکہ چنانچہ" کی طرح ڈالی اور حق تعالیٰ کے ارشاد کو خانہ ساز فلسفہ کی ترازو میں تولنے کی حماقت کی اور راندہ گیا۔ (مسلسل)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ